Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم شنبہ

۲۶ محرم ۱۳۶۹ ہجری

قیمت ۱؍

جلد ۳	۱۹ نبوت ۱۳۲۸ ہش	۱۹ نومبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۶۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ نبوت:- سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے طبیعت کے دریافت کرنے پر فرمایا ہے۔ طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب دعا کریں۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت تین دن سے پھر زیادہ علیل ہے۔ حرارت بھی زیادہ ہو گئی ہے معدے سے خوابی اور ضعف کی بہت زیادہ شکایت ہے ہر حملہ ان کو اور کمزور کر دیتا ہے۔ تمام بھائی بہنوں کی خدمت میں درمندانہ درخواست ہے کہ وہ موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اسلامی روایات کو زندہ کر کے حصول پاکستان کا مقصد پورا کیجئے!

(دفتر)

شاہی قلعہ کا مغربی دروازہ کھولنے کی پرشکوہ تقریب

(از اسٹاف رپورٹر)

لاہور ۱۸ نومبر:- آج نماز جمعہ کے بعد ایک لاکھ باشندگان لاہور کی موجودگی میں شاہی قلعہ کے مغربی دروازے کو جو گذشتہ ایک صدی سے بند چلا آتا تھا۔ کھولنے کی تقریب نہایت تزک و احتشام کیساتھ عمل میں آئی جونہی ہز ایکسی لینسی نے اپنے ہاتھوں سے دروازہ کھولا حضوری باغ اور اس کے گرد و نواح کا تمام علاقہ نعرہ ہائے تکبیر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ دروازے کے کھلتے ہی پانچ پانچ سیکنڈ کے وقفہ کے بعد لگاتار ۱۷ توپیں سر کی گئیں دروازے کے اندر کی جانب قائد اعظم کی تصویر نہایت اہتمام سے آویزاں کی گئی تھی۔

نماز جمعہ کے بعد سے لوگ حضوری باغ میں اور شاہی مسجد کی سیڑھیوں اور دیواروں پر گورنر بہادر کی آمد کے انتظار میں چشم براہ بیٹھے ہوئے تھے ساڑھے تین بجے کے قریب

(باقی دیکھئے صفحہ ۲)

عراق کی طرف سے عرب ملکوں کے دفاع کے لئے ایک مشترک فوج بنائے جانے کی تجویز

قاہرہ ۱۸ نومبر:- حکومت عراق نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ تمام عرب ملکوں میں ایک دفاعی اور جارحانہ معاہدہ ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ تمام عرب ملکوں کی ایک مشترکہ دفاعی فوج ہونی چاہیئے۔ یہ تجویز عراق کی طرف سے آج قاہرہ میں عرب لیگ کی تحفظ کی خاص کمیٹی کے روبرو پیش کی گئی۔ تجویز میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ مشترک فوج اس ملک میں رہے جسے دشمن کے حملے کا سب سے زیادہ خطرہ ہو۔ جنگ اور امن کی صورت میں اس سلسلے میں ہر ممبر ملک پر بعض فوجی فرائض اور ذمہ داریاں ہوں گی۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت مشرق وسطےٰ کے سب سے بڑے دشمن صیہونی اور کمیونسٹ ہیں۔ مصری نمائندے نے بھی اس سلسلے میں ایک مسودہ پیش کیا۔ جس میں کہا گیا تھا کہ عرب لیگ سے کہ اگر کسی ممبر ملک پر کسی طاقت کی طرف سے حملہ ہو۔ تو تمام عرب ممالک متحد ہو کر اس کا مقابلہ کریں۔

دو نئے میجر جنرل

کراچی ۱۸ نومبر:- پاکستانی فوج کی ہائی کمان میں مستقبل قریب ہی میں بعض نہایت اہم تبدیلیاں ہوں گی ۲ بریگیڈیر میجر جنرل بن جائیں گے اور ایک لفٹیننٹ کرنل کو بریگیڈیر بنا دیا جائے گا۔ نئے میجر جنرل بریگیڈیر شیر خان اور بریگیڈیر حیاءالدین ہوں۔

کراچی ۱۸ نومبر:- آج پاکستان دستور ساز اسمبلی کی عدل و انصاف کی کمیٹی کا جلسہ ہوا جس میں پاکستان کے آئندہ عدل و انصاف کے خاکے پر بحث کی گئی۔

کراچی ۱۸ نومبر:- پاکستانی سعودی عرب کے وزیر مختار السید عبد الحمید خطیب آج بحرین سے کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔

والیٔ عراق پاکستان آئینگے

کراچی ۱۸ نومبر:- معلوم ہوا ہے۔ کہ عراق کے والی امیر عبد اللہ اور ان کے ریجنٹ پاکستان تشریف لائے میں عجب کو پاکستان آنے کی دعوت گذشتہ دنوں بغداد میں پاکستان کے وزیر اعظم نے دی تھی جو والیٔ عراق نے قبول کر لیا تھا۔ تاحال تاریخ کا تعین نہیں ہوا۔ سفارتی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ غالباً والیٔ عراق شاہ ایران کے بعد ہی تشریف لائیں گے۔

کراچی ۱۸ نومبر:- کراچی میں بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس میں شرکت کے لئے ترکی کا وفد ۲۵ نومبر اور ایرانی وفد ۲۰ نومبر کو کراچی میں پہنچ جائیگا۔

مزید فوجی امداد کی درخواست

واشنگٹن ۱۸ نومبر:- شاہ ایران نے آج واشنگٹن میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ امید ہے۔ کہ امریکہ آنے کا مقصد ایران کے لئے مزید فوجی امداد کی درخواست کرنے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا عالمگیر امن اور مشرق وسطی کی سلامتی کے لئے ایران کو اہمیت حاصل ہے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا سوویٹ یونین نے ہمارے تعلقات اب پہلے کی نسبت بہتر ہیں۔

پاکستان ایران کے خوشگوار تعلقات

طہران ۱۸ نومبر:- آج کل ایرانی اخبارات میں پاکستان اور ایران کے سیاسی تجارتی اور تمدنی تعلقات کی خوشگواری پر بڑے بڑے ہمت افزا مقالے لکھے جا رہے ہیں ایک جریدے میں ان دونوں ملکوں کے روز افزوں تعلقات کا استحکام کرتے ہوئے پاکستان کے ایران و ترکی کے ساتھ اس معاہدے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے انہیں کسٹم ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

ہندوستانی ریزرو بنک نے بھی پاکستانی روپے کی خرید و فروخت کی اجازت دیدی

کراچی ۱۸ نومبر:- معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے ریزرو بنک نے اپنے شیڈولڈ بنکوں کو اس بات کی اجازت دیدی ہے کہ وہ جس شرح پر چاہیں اور جتنی چاہیں پاکستانی کرنسی کی آزادانہ خرید و فروخت کریں۔ یہ فیصلہ دراصل دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ کہ ہند کے ریزرو بنک نے جو پاکستانی قیمت مقرر کی ہے وہ پاکستان کی مقررکردہ شرح سے کم ہے لیکن حقیقت دراصل یہ ہے۔ کہ ہندوستانی تاجر حالات میں پاکستان سے تجارت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس حالت میں ہندوستان کے ریزرو بنک کا یہ فیصلہ اقتصادی حالات کے تقاضے کی بنا پر کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس پاکستان نے جو فیصلہ کیا تھا اور جو اجازت اپنے شیڈولڈ بنکوں کو دی تھی۔ اُس سے کسی قدر تجارتی تعطل ٹوٹ گیا تھا۔ اور لیکن وہ بھی محض ہنگامی ضرورتوں کے لئے اور جب تک ہندوستان پاکستانی روپے کے مقرر کردہ نرخوں کو تسلیم نہیں کر لیتا اور دونوں سرکاری بنکوں میں کرنسی کی خرید و فروخت کے متعلق کوئی مکمل و مستقل معاہدہ نہیں ہو جاتا۔ تجارتی کاروبار کا بحال ہونا مشکل ہے۔

اب موجودہ صورت یہ ہے۔ کہ بنک ہندوستانی روپے کو پاکستانی روپے کے عوض خرید سکتے ہیں۔ اور شیڈولڈ بنکوں کے پاس بیچ سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ ہندوستان سے درآمد کئے ہوئے مال کے سلسلے میں ہندوستانی روپیہ وغیرہ کے بل ادا کرنے کے لئے بیچ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی کام کے لئے ہندوستانی روپے کی فروخت سٹیٹ بنک کی خاص منظوری کے بغیر اجازت نہیں ہے۔

لوائے پاکستان کی اہمیت

لاہور ۱۸ نومبر:- حکومت مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع میں لوائے پاکستان کے متعلق مندرجہ ذیل معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں حقیقت میں بہت کم لوگ پاکستانی قومی جھنڈے کی اہمیت اور معنی سے پوری طرح واقف ہیں۔ پاکستانی جھنڈا کسی سیاسی جماعت یا کسی مذہبی فرقے کا جھنڈا نہیں۔ بلکہ یہ پاکستانی حکومت اور پاکستانی ملت کا پرچم ہے جس ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو منصۂ شہود پر آئی۔ اس پرچم میں اس ایثار و قربانی کا نشان ملتا ہے جو برعظیم میں ایک آزاد خود مختار حکومت قائم کرنے کیلئے پیش کی گئی ہے اس لئے یہ پرچم تمام اہالیان پاکستان کیلئے آزادی خود مختاری اور مساوات کا پرچم ہے۔

صلح و آشتی پاکستان کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول ہے۔ اور دولت پاکستان کا پرچم عالمگیر امن و امان کا ضامن ہے باوجود مختلف قسم کے اشتعالات کے پاکستان نے ہمیشہ دولت متحدہ کے مسلمہ آئینی طریق کار کے مطابق عمل کیا ہے اور اس وجہ سے اس کا پرچم دنیا میں آئینی طور پر پرامن رہنے کی رہنمائی کرتا ہے پاکستانی پرچم میں رنگ اور نشانات کی خاص اہمیت ہے۔

(۱) سفید اور گہرے اور سبز رنگ کی زمین امن و خوشحالی کی دلیل ہے (۲) جھنڈے پر ہلال کا نشان ترقی کی علامت ہے جیسے مختلف اسلامی ممالک کئی صدیوں سے اپنے قومی نشان کے طور پر استعمال کرتے چلے آئے ہیں جھنڈوں اور دیگر (۳) پانچ کرنوں والے ستارے میں روشنی اور علم کا پتہ چلتا ہے۔ اس لئے پاکستانی پرچم کا مطلب یہ ہے۔ کہ پاکستان امن خوشحالی ترقی اور روشن خیالی کا حامی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کیپٹل کو آپریٹو پرنٹنگ پریس، دہلی بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل ڈی میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل بی

(بقیہ صفحہ ۳)

بھی باغیانہ طریق اختیار کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے ۔ اور دنیا جانتی ہے کہ جماعت احمدیہ باغیانہ طریقوں سے سخت نفرت کرتی ہے ۔ مگر شاہ صاحب کو دیکھئے کہ جوش فریب نوازی میں اس بات کو بالکل فراموش اور ذہن سے اوجھل کرا دینے کے لئے جماعت احمدیہ پر غداری کا الزام لگاتے ہیں ۔ سچ ہے ۔ دروغ باف حافظہ سے محروم ہوتا ہے ۔ یا ایسا ظاہر کرتا ہے ۔

شاہ صاحب سیدنا مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر انگریز پرستی کا طعنہ مار کر اپنی باغیانہ فطرت کو ڈھانپنا چاہتے ہیں ۔ لیکن پھر وہی ملک یا مرد دو ہوا " والی بات ہو جاتی ہے کہ ایک طرف تو آپ فرماتے ہیں ۔ اور ثابت کرتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت انگریزوں کی وفادار تھی ۔ اور دوسری طرف اپنی شیخی جتانے کے لئے فرماتے ہیں ۔ کہ اگر شاہ صاحب پردہ کھول کر انگریز کی مدد نہ فرماتے تو احمدیوں نے قادیان میں انگریز کے برخلاف متوازی ریاست بنا ہی لی تھی ۔ اور آپ نے حکومت انگریزیہ پر یہ احسان کیا ۔ کہ اسٹامپ پکڑوا دئے ورنہ احمدی عدالتیں تو قتل کے بھی فیصلے کرنے لگی تھیں ۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں :-

"آپ کو یاد نہیں کہ مجھ پر جب پہلی بار قادیان میں تقریر کے سلسلہ میں مقدمہ چلا تھا ۔ تو ہم نے عدالت میں ثابت کیا تھا ۔ کہ مرزائی قادیان میں (State) بنانا چاہتے تھے ۔ ہم نے اُن کے چھپے ہوئے اسٹامپ پکڑوا دئے ۔ اُن کی عدالت قتل وغیرہ کی سزاؤں کے فتوے جاری کرنے لگی تھی ۔" (آزاد ۷ار نومبر ۱۹۴۹ء)

مسلمانو! کیا آپ سمجھے ہیں ؟ شاہ صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ احمدی انگریزوں کے بڑے وفادار ہیں اور احمدیوں نے قادیان میں انگریزی حکومت کے علی الرغم متوازی حکومت بنا لی تھی ۔ چنانچہ شاہ صاحب حاضرین کو مخاطب کر کے اسی تقریر میں فرماتے ہیں :-

"شاید آپ کو خیال گذرے ۔ کہ اب انگریز جا چکا اب اس کی اطاعت کیسی ۔ وہ تو اس وقت تک کیلئے ہی تھی ۔ جب کہ وہ یہاں موجود تھا ۔ یہ بھی سن لو ۔ مرزا صاحب ۲۷ر جولائی ۱۸۹۵ء کے ایک اشتہار میں انگریز کی وفاداری کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔ ..... مسلمانو اب خود ہی سوچو یہ معاملہ نبوت اور مہدویت کا نہیں یہ تو پاکستان سے وفاداری کا سوال ہے ۔ جو یہاں رہے ۔ یہاں کا کھائے ۔ یہاں کا پیئے اور انگریز کی وفاداری کی تلقین و تبلیغ کرے اسے یہاں رہنے کا کیا حق ہے ؟"

یعنی شاہ صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ جس انگریزی حکومت کی وفاداری کی مسیح موعود علیہ السلام نے تلقین فرمائی ہے ۔ اور اپنی جماعت کو اس پر قائم رہنے کی ہدایت کی ہے ۔ اور وہ جماعت اس ہدایت پر اب بھی عمل پیرا ہے ۔ وہ پاکستان کی وفادار نہیں ہو سکتی ۔ اس جماعت نے قادیان میں اُس انگریزی حکومت کے خلاف متوازی حکومت بنا لی تھی ۔ اور اگر خدا ان کا بھلا کرے شاہ صاحب نہ ہوتے تو احمدی انگریزی حکومت کے پرخچے اُڑا دیتے ۔ کتنا ملتا جلتا استدلال ہے شاہ صاحب کا ؟

ہیں ۔ اور جو کوئی انہیں دوست بنائے انہیں میں سے ہے ۔"

کیا شاہ صاحب کو معلوم نہیں ہے کہ یہودیوں اور مشرکوں کے مقابلہ میں نصرانیوں کی دوستی کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے ۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین آمنوا الیھود والذین اشرکوا ولتجدن اقربھم مودۃ للذین آمنوا الذین قالوا انا نصاریٰ ۔ ذالک بانھم

قسیسین ورھباناً و انھم لا یستکبرون

ترجمہ :- اے مخاطب تو لوگوں میں سے مومنوں کا یہودیوں اور مشرکوں کو سب سے شدید دشمن پائے گا ۔ اور اے مخاطب تو لوگوں میں سے مومنوں کے ساتھ محبت میں

قریب ترین ان کو پائے گا ۔ جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لئے کہ ان میں پادری اور رہبان ہیں ۔ اور وہ مغرور نہیں ہیں ۔

شاہ صاحب بقول خود نصاریٰ کے شدید دشمن رہے ہیں ۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ وہ مشرکوں کے حلیف اور طامع یار غار رہے ہیں ۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی صریح خلاف ورزی نہیں ؟

شاہ صاحب اپنی انگریز دشمنی کو صحیح ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کا بھی سہارا لیتے ہیں ۔ اور فرماتے ہیں ۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے ۔ اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ ۔ انہوں نے تم کو گھروں سے نکالا ۔ اور تکلیفیں دیں یہ ایک دوسرے کے ساتھی

دیکھیں کس کو ہے محمدؐ کے خدا کا آسرا

تم کو ہے مکر و دغا ۔ جور و جفا کا آسرا
ہم کو ہے صدق و صفا ، صبر و رضا کا آسرا

کرلو کرلو جتنی چاہو افترا پردازیاں
تار مکڑی کا ہے کذب و افترا کا آسرا

تم کو ہے اپنے گلوئے فتنہ آرا پر غرور
ہم کو کافی ہے فقط دستِ دعا کا آسرا

کیجئے اندازہ اس کے ساحلِ مقصود کا
جس سفینہ کو ہے گردابِ بلا کا آسرا

صبر سے ہم منتظر ہیں ۔ منتظر تم بھی رہو
دیکھیں کس کو ہے محمدؐ کے خدا کا آسرا

زندہ ہے اپنی کتاب اپنا خدا اپنا رسول
ہے ہمیں تنویرؔ ختم الانبیاءؐ کا آسرا

شاہی قلعہ میں پر شکوہ تقریب

بقیہ صفحہ اول

ہز ایکسی لینسی قلعہ میں شیش محل کے حلقے کے بعد حضوری باغ میں سے ہوتے ہوئے مغربی دروازے کے سامنے تشریف لائے ۔ آرمڈ پولیس کی طرف سے پیش کردہ گارڈ آف آنر کے معائنہ کے بعد آپ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ۔ آج ہم ایک سو تین سال کے بعد شاہی قلعہ کے اس دروازے کو کھول رہے ہیں جسے شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے شاہی مسجد کی تعمیر کے بعد اس لئے بند کر دیا تھا کہ تاجدار حضور سر بسجود ہونے کے لئے مسجد تک آنے جانے میں آسانی ہو ۔ اس دروازے کی تعمیر کے ساتھ ایک نہایت مقدس روایت وابستہ ہے اور وہ یہ ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے سر بسجود ہونا ۔ لیں ہمارا فرض ہے ۔ کہ ہم اپنے عہد غلامی کی اس یادگار کو دور کرنے کے بعد جو دروازے کے بند ہونے کی صورت میں گذشتہ ایک سو تین سال سے چلی آ رہی تھی ۔ اس مقدس روایت کو پھر زندہ کریں اسلامی تعلیمات پر کما حقہٗ عمل کر کے پاکستان میں ایسی فضا پیدا کر دیں ۔ کہ کسی شخص کے لئے پاکستان میں خلاف اسلام معاشرے کی بنیاد ڈالنے کی گنجائش نہ رہے ۔ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ۔ کہ پاکستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو پاکستان میں رہتے ہوئے پاکستان کے خلاف اور خود اسلام اور اسلامی تعلیمات کے خلاف نعرے بلند کرتے ہیں ۔

تقریر کے بعد دروازہ کھولنے کی رسم ادا کی گئی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

درخواست دعا

جناب میاں بشیر احمد صاحب سابق پراونشل ٹیکسٹائل آفیسر کوئٹہ کے خلاف عدالت میں ایک مقدمہ دائر ہے ۔ احباب ان کی باعزت بریت کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں ۔

منیر احمد ونیس

روزنامہ — الفضل — لاہور

۱۹ نومبر ۱۹۴۹ء

باغیانہ فطرت کس کی ہے؟

کل ہم نے عرض کیا تھا کہ وہ بے معنی اور کھوکھلی تقریریں جن کا حقیقی مقصد صرف احمدیت اور احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کر کے ملک میں انارکی پھیلانے کے سوا کچھ نہیں۔ احرار نے تبلیغ کے نام پر پھر اسی طرح شروع کر دی ہیں۔ جس طرح انہوں نے تقسیم سے پہلے پاکستان کی مخالفت میں کیا تھا۔ انہوں نے تقسیم سے پہلے اپنی بے پناہ لغت بازی کا نشانہ حضرت قائداعظم کی عزت و ناموس کو بنایا تھا بلکہ احمدیت کے خلاف بازاروں اور گلیوں میں زہر اگلنے کے علاوہ یوپی میں باکر مدح صحابہ کے پردہ میں بین المسلمین فتنہ پردازی اور تفرقہ اندازی کا ڈھونگ بھی رچایا تھا۔ ایڑی چوٹی کا زور لگا ڈالا تھا۔ تقسیم سے پہلے جس طرح ان دشمنان اسلام و انسانیت نے دوسرے کی میز سے گرے ہوئے چند ٹکڑوں کی خاطر مسلمانوں کے مقاصد کو مجروح و ہلاک کرنے کی علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ مسلم لیگ کی مخالفت کی تھی۔ وہ کسی مسلمان کو زندگی بھر نہیں بھول سکتی۔ اور وہ اسلامی تاریخ پر ایک ایسا غیر اندمال پذیر ناسور ہو کر رہ گئی ہے۔ جو قیامت تک مسلمان اقوام کی نسلوں میں ضرب المثل اور ان کے لئے سامان عبرت بنی رہے گی اب چونکہ مسلمان ان کی گذشتہ کرتوتوں کی وجہ سے ان سانپوں کو مونہہ نہیں لگاتے۔ اور وہ آئے دن نت نئے بھروپ بھرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی ذلت کو چھپانے کے لئے بظاہر نہایت سادگی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا مسلم لیگ سے دو بھائیوں کا سا جھگڑا تھا۔ سیاسی اختلاف رائے تھا مسلم لیگ جیت گئی بس بات ختم ہو گئی۔ یہ دشمنان اسلام و انسانیت سمجھتے ہیں۔ کہ [illegible] ان رحم دل اور سادہ مزاج ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کا حافظہ بھی نہایت کمزور ہوتا ہے۔ ان کو پچھلی باتیں سب بھول گئی ہیں اور اگر ہم ذرا چاپلوسی اور فریب کاری سے کام لیں گے۔ تو وہ خوشی خوشی ہم کو اپنی گرم گرم آغوش محبت میں دبوچ لیں گے۔ مگر شاذان کو علم نہیں۔ کہ انسانی فطرت کیا چیز ہے۔ وہ ایک ایسے دشمن کو جو میدان جنگ میں تلوار لے کر سامنے نکلتا ہے اسکو تو ظلم و ستم معاف کر دیتی ہے۔ لیکن بد زبانوں کو جو اپنی مونہہ سے گندی جھاگ اچھالتے ہیں ان کو کبھی معاف نہیں کر سکتی۔ تلوار کا زخم بھر جاتا ہے۔ لیکن زبان کا پھٹ کبھی مندمل نہیں ہوتا۔

اور ہمیشہ سینہ میں تازہ رہتا ہے۔ ملاحظہ ہو کہ جناب عطاء اللہ شاہ بخاری اپنی لاہور والی گذشتہ تقریر میں کس خود نما سادگی سے فرما رہے ہیں۔

"تقسیم سے پہلے ایک مسئلہ پر میں نے لیگ سے دیانتدارانہ اختلاف کیا۔ صرف ایک سیاسی مسئلہ کا اختلاف تھا۔ رائے کی ٹکر تھی۔ برادری کے دو بھائیوں کے درمیان ایک سوال پر بحث تھی۔ میں نے تو شاہجہان کی مسجد میں لاکھوں کے سامنے قائداعظم کے جوتوں پر سفید داڑھی رکھی۔ اور کہا میری ٹوپی لے جا کر ان کے قدموں میں رکھ دو۔ کہ شاذان تک میری رسائی ہو سکے مگر آہ

خلوت میں اسے بھار ہے کیونکر ملئے
جلوت میں اسے عار ہے کیونکر ملئے

میرے دل میں چند خدشات تھے۔ جن کے لئے وقت کی سیاسی فضا کوئی اطمینان بہم نہ پہونچا سکی۔ اور قائداعظم کی بارگاہ تک رسائی نہ ہو سکی۔ بہرحال قوم نے فیصلہ کر دیا کہ جس دیانتداری سے ہم نے اختلاف کیا تھا۔ اسی دیانتداری سے برادری کے فیصلہ کو تسلیم کر لیا۔ اب یہ ملک میرا ہے۔ اور میں اس کا وفادار شہری۔ جنہوں نے جانا تھا وہ چلے گئے۔ میں یہاں ہوں اور یہیں رہوں گا۔ یہاں تو میری جنگ کا اختتام ہے اور وہاں جاؤں تو ابھی میری جنگ کا آغاز"

(آزاد ۱۴ نومبر ۱۹۴۹ء)

یہ وہی بات ہے کہ ؎

میر کیا سادے ہیں بیمار ہوئے جسکے سبب
اسی عطار کے لڑکے سے دعا لیتے ہیں۔

ذرا غور فرمائیے شاہ صاحب مسلمانوں کو نعوذ باللہ کتنا سادہ لوح سمجھتے ہیں۔ اور کس طرح انکو فریب دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔ لیکن وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ایسے مومن اب کہاں ہیں۔ جس طرح پہلے ان کی فریب کاریاں کامیاب ہوتی رہی ہیں اب بھی ہو جائیں گی۔ اور احرار کو ان کی زبان درازیوں کے صدقے سر ماتھے پر بٹھانے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ لیکن

ایں خیال است و محال است و جنوں

کہتے ہیں کسی کسان کے بچے کو ایک سانپ نے کاٹا اور وہ مر گیا۔ کسان نے سانپ پر درانتی سے حملہ کیا۔ مگر سانپ زخم کھا کر بھاگ گیا۔ اور بچ گیا۔ کچھ مدت کے بعد سانپ نے کسان سے دوستی پیدا کرنی چاہی۔ کسان نے کہا کہ سنو جب تک تمہارے جسم پر زخم کا نشان ہے۔ اور میرے دل میں بچے کی موت کا داغ ہے۔ میری تمہاری دوستی ناممکن ہے۔

اب شاہ صاحب کو سوچنا چاہیئے کہ جن لوگوں نے مشرکوں سے ملکر مسلمانوں کے خلاف منصوبہ بازی کی۔ اور ان کو تباہ کرانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا لیا مسلمان ان دشمنان ازلی پر کبھی اعتبار کر سکتے ہیں؟

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

شاہ صاحب اپنی تقریر دلپذیر میں فرماتے ہیں۔

"آج میں آپ کے سامنے اپنے فیصلہ کو پھر دہراتا ہوں کہ ملک کے انتخابی گروہوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ مجلس احرار انتخابات میں قطعی طور پر حصہ نہیں لے گی۔ یہ میدان مسلم لیگ کے لئے کھلا ہے لیکن ملکی تحفظ کے لئے ہم رضا کار کی حیثیت سے حاضر ہیں۔ ہم نے اپنی عمر کا تمام اندوختہ اپنے رضا کار حکومت کے حوالے کر دیئے اب وہ مجلس احرار کے رضا کار نہیں۔ قوم کے رضا کار ہیں۔ اب ہم پاکستان کا تحفظ خود اپنے دین اپنی عزت اپنی عصمت کا تحفظ سمجھتے ہیں۔ میں نے اپنی تمام زندگی انگریز کے خلاف حزب و ضرب میں گزاری ہے ساری عمر حکومت کا باغی رہا۔ اور خود مٹ جانے کی تمنا لے کر انگریزوں کو مٹانے کے لئے کوشاں رہا۔ جس طرح میں نے گذشتہ عمر حکومت کی تخریب میں صرف کر دی ہے۔ اسی طرح باقی انشاء اللہ اپنی حکومت کی تعمیر میں بسر کرونگا۔ کیونکہ اگر خدانخواستہ یہ خطہ بھی ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ تو ہماری حالت گونڈھوں اور بھیلوں سے بدتر ہو جائیگی اس لئے میرا ایمان ہے کہ جو شخص اب اس ملک کا اس حکومت کا اس خطہ زمین کا وفادار نہیں۔ وہ قوم کا اسلام کا ملت کا مذہب کا غدار ہے۔ اور وہ زندہ رہنے سے اس بات کا زیادہ مستحق ہے۔ کہ اس کا گوشت گدھوں اور چیلوں کا پیٹ بھرنے کے کام آئے۔ اگر کسی طرح۔ کسی ذریعہ سے۔ کسی واسطہ سے کسی طریقہ سے میرے یا میری جماعت کے متعلق یہ ثابت ہو جائے کہ ہم اس ملک کے وفادار نہیں۔ تو ہمارا وہی حشر ہونا چاہیئے۔ جو کہ ایک غدار کا ہوتا ہے"

(آزاد ۱۴ نومبر ۱۹۴۹ء)

اس تقریر پر کیا اچھا شعر چسپاں ہوتا ہے ؎

وعدہ کرتے ہوئے نہ رک جاؤ
ہے مجھے اعتبار ہونے کو

شاہ صاحب کو اپنی باغیانہ فطرت پر بڑا ناز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اور آپ کے مریدوں نے مسلمانوں کے زندگی اور موت کے سوال کے وقت مسلمانوں کے مقاصد سے بغاوت کی۔ اب آپ بھولی بھالی باتوں سے انکو پھسلانا چاہتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے زخمی دل ان قسموں پر کس طرح اعتبار کر سکتے ہیں۔ جبکہ آپ نے اپنی تمام زندگی قرآن کریم کے اس حکم کی بغاوت میں گزار دی۔ اور مسلمانوں کے مقاصد کے علی الرغم مشرکوں کو دوست بنائے رکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لتجدن اشد الناس عداوۃً
للذین اٰمنوا الیھود والذین اشرکوا

اے مخاطب تو انسانوں میں سے مومنوں کا سب سے شدید دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں اور مشرکوں کو مسلمانوں کا یکساں طور پر سب سے شدید دشمن بتایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدینہ منورہ کے یہودی کہا کرتے تھے۔ کہ مسلمانوں سے تو مکے کے مشرک ہی اچھے ہیں پھر ان کی باہمی دوستی اور ایک دوسرے کی امداد نہ صرف تاریخ سے بلکہ قرآن کریم سے بھی ثابت ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کی حکومت اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لئے ہند کے مشرک بخوشی تیار ہیں۔ کیونکہ وہ شاہ صاحب کے دلی دوست ہیں شاہ صاحب اور ان کے حواری بتائیں کہ گذشتہ تقسیم ہند سے پہلے (اور اب بھی) ان کے گروہ کی کس سے گہری چھنتی تھی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کسی سے بطور انسان ان کے دوستی کرنے سے منع نہیں فرماتا لیکن جب بعض انسان مسلمانوں کو تباہ کرنے پر ہی تل گئے ہوں۔ اس وقت ایسے انسانوں سے مسلمانوں کے خلاف دوستی کیا معنے رکھتی ہے؟ سمجھنے والے سمجھتے ہیں اور شاہ صاحب کی کوئی لغت بازی ان کو اب دھوکا نہیں دے سکتی۔ جو لوگ ازل سے ہی باغیانہ فطرت لے کر آئے ہوں۔ ان پر کون بھروسہ کر سکتا ہے۔ باقی مشرکوں کے ساتھ ملکر جیل میں جانا اور ریل پر پھرنا سب دنیا جانتی ہے کس کی خاطر تھا خدا کی خاطر یا پیٹ کی خاطر ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

شاہ صاحب اپنی تقریر میں مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا "میں باغیانہ طریق کا آدمی نہیں"۔ اور دنیا جانتی ہے کہ حضور باغیانہ طریق کے آدمی نہیں تھے اور یہ بھی شاہ صاحب کو تسلیم ہے کہ انہوں نے اپنی جماعت کو

(باقی صفحہ ۳ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مشرقی افریقہ میں مجاہدین احمدیت کی تبلیغی سرگرمیاں

مختلف مراکز میں ملاقاتوں اور لیکچروں کے ذریعہ تبلیغ، ۷۲ افراد آغوشِ احمدیت میں

از مکرم مولوی نور الحق صاحب واقف زندگی

مشرقی افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے متعدد واقف زندگی مجاہدین ہر طرح کی مشکلات کے باوجود اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی مساعی کی ایک جھلک ذیل کی ماہانہ رپورٹ میں ملاحظہ فرمائیں:-

الحمد للہ ایام زیر رپورٹ میں حسب دستور تبلیغی جد و جہد جاری رہی جس کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے:-

(۱) دار التبلیغ ٹبورا سے اخویم امری عبیدی صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایام زیر رپورٹ میں ٹبورا کے مضافات میں تبلیغ کی اور تین مقامات کا دورہ کر کے پیغام احمدیت پہنچایا۔ ایک سو چالیس افراد کو تبلیغ کی اور چھ پمفلٹ تقسیم کئے۔ اسیران جیل کو بھی وقتاً فوقتاً تبلیغ کی۔ اور گورنمنٹ افریقن سکول ٹبورا میں جا کر تبلیغی اسباق دیتا رہا۔ اس کے علاوہ احمدیہ پریس کا کام بھی کرتا رہا۔ پریس بفضل خدا پہلے سے اچھا کام کر رہا ہے۔ لیکن تا حال کافی مشینری کی ضرورت ہے جو پریس کو اچھی طرح چلانے کیلئے ضروری ہے۔

۲۔ دار التبلیغ لنڈی (ٹانگانیکا) سے اخویم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر واقف زندگی تحریر فرماتے ہیں کہ ماہ اگست میں عاجز اکثر سفر پر رہا۔ اور ماہ رمضان کے آخری دنوں میں صدقۃ الفطر اکٹھا کیا گیا۔ اور ۲۸ مساکین و یتامیٰ میں تقسیم کیا گیا۔ اس علاقہ میں یہ پہلی مثال ہے۔ قبل ازیں ملاں لوگ خود ہضم کر جایا کرتے تھے۔ بفضل خدا عید کی نماز میں یکصد حاضری تھی۔ نماز عید کے بعد دو افریقنوں کو ساتھ لیا تاکہ چند گاؤں کا دورہ کروں سو بارہ گاؤں کا پیدل دورہ کیا۔ اسطرح ۴۰ میل پیدل اور ۱۲۰ میل موٹر پر سفر کر کے ۵۵۴ افراد کو تبلیغ کی۔ دو صد تبلیغی پمفلٹ تقسیم کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سولہ افراد داخل احمدیت ہوئے۔ الحمد للہ!

۳۔ دار التبلیغ اروشہ (ٹانگانیکا) سے اخویم مولوی عبد الکریم صاحب شرما واقف زندگی تحریر فرماتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو دفعہ جیل میں گیا اور قیدیوں کو تبلیغ کی۔ دو دفعہ ضلع موشی کے دورہ پر نکلا۔ سات مقامات کا دورہ کیا۔ ۷۴ میل پیدل اور ۲۷۴۶ میل بذریعہ موٹر و ٹرین سفر کیا۔ ڈیڑھ صد پمفلٹ تقسیم کئے اور ۲۳۵ افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ موشی میں ایک لبنانی عیسائی سے بھی دو روز تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ مسٹر ظفر علی ایڈووکیٹ کو دو دفعہ مل کر تبلیغ کی اور مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا۔ اور پنجابی دوست کے توسط سے دو ہندوستانی مسلمانوں کو تبلیغ کی۔ ان میں سے ایک تفسیر کبیر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اروشہ میں اثنا عشریوں کے امام سے چار پانچ دفعہ تبادلہ خیالات ہوا۔ انہیں بھی تفسیر کبیر مطالعہ کے لئے دی۔ اسی طرح ایک انگریز اور ان کی اہلیہ کو تین گھنٹہ تک تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔

۴۔ دار التبلیغ ٹانگا سے اخویم حکیم محمد ابراہیم صاحب واقف زندگی تحریر فرماتے ہیں:۔ ماہ اگست میں سات مقامات کا دورہ کیا۔ بعض جگہ تین تین بار جانیکا موقعہ ملا۔ ایک مقام مگوزنگا میں کئی روز رہا اور انفرادی تبلیغ کے علاوہ ۲ لیکچر عربی و سواحیلی میں دیئے۔ کوروگوے دو دفعہ گیا۔ یوم آزادی پاکستان کے موقعہ پر عربی و اردو میں لیکچر دئیے اور یہاں کے رؤسا سے مل کر انہیں احمدیت سے روشناس کرایا۔ منیرہ عیسائیوں کے سنٹر مشن میں دو دفعہ لیکچر دیا۔ چیف کو مل کر تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ امانی میں دو نوجوان داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ!۔ اس ماہ میں کل چار افریقن داخل سلسلہ ہوئے۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ پاکستان تشریف لے جاتے ہوئے ٹانگا تشریف لائے اور احمدیہ مشن ہاؤس اور لائبریری کا افتتاح انہوں نے کیا۔ جماعت ٹانگا احمدیہ مشن اور خدام احمدیہ ٹانگا کی طرف سے محترم رئیس التبلیغ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے گئے۔ جواب میں محترم رئیس التبلیغ نے مفید نصائح فرمائیں۔ اس تقریب میں نئے احمدی ہونیوالے افریقن بھائی بھی شریک ہوئے۔ محترم رئیس التبلیغ صاحب نے یہاں کے رؤسا سے ملاقات بھی فرمائی۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ دوران ماہ میں پانچ دوست مشن ہاؤس میں تشریف لائے انہیں تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔

۵۔ نیروبی سے اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب واقف زندگی تحریر فرماتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں جنجہ، کمپالہ، ماسکہ، نیروبی اور اروشہ کا دورہ کیا۔ تبلیغ کے علاوہ عموماً جماعتی ضروری معاملات کو سلجھانے کی کوشش کی۔ پہلا ہفتہ یوگنڈا میں رہا۔ پھر حسب حکم مکرمی جناب شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعتہائے مشرقی افریقہ نیروبی پہنچا۔ شیخ صاحب موصوف کے نیروبی تشریف لانے پر جماعت کی طرف سے آپ کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی گئی جس میں معززین شہر شریک ہوئے خاکسار نے مکرمی شیخ صاحب سے چارج لیا۔ لجنہ اماء اللہ کا انتخاب کرایا۔ انصار اللہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ خدام کو بیدار اور اطفال احمدیہ کے قیام کی تحریک کی۔ ایک تقریر جماعت نیروبی کے مرد و زن میں نظام سلسلہ کی اہمیت اور احترام پر کی۔ . . . . . نو مقامات کا دورہ کیا۔ ۷۳۳ میل سفر کیا۔ ایک لیکچر دیا۔ ۲۴۴ افراد کو تبلیغ کی ۴۰ پمفلٹ تقسیم کئے۔ ایک شخص داخل سلسلہ ہوا۔ الحمد للہ!

۶۔ نیروبی سے مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل واقف زندگی تحریر فرماتے ہیں۔ ماہ زیر رپورٹ میں ہر اتوار کو احمدی مردوں عورتوں میں قرآن کریم کا درس دیتا رہا۔ اس کے علاوہ روزانہ بعد از نماز مغرب درس دیتا رہا۔ دس بچوں اور دس عورتوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھاتا رہا۔ چار گاؤں کا دورہ کر کے ۴۷ افراد کو تبلیغ کی۔ ۳۶۰ اشتہارات تقسیم کئے۔ چار افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ایک شخص داخل سلسلہ ہوا۔ الحمد للہ۔

۷۔ دار التبلیغ دوانڈا (کینیا) سے اخویم مولوی محمد منور صاحب واقف زندگی تحریر فرماتے ہیں۔ اس ماہ میں چار دن کسموں، آٹھ دن دوانڈا، نو دن اینکو اور دس دن مرد میا میں رہا۔ قیام کسمو کے دوران میں مارکیٹ میں تبلیغ کی۔ کتی نوح کے گرجا میں جا کر ان کے مبلغین سے تبادلہ خیالات کیا۔ چند کلرکوں کو قبر مسیح کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائیں۔ احباب جماعت کو ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائی۔ قیام دوانڈا کے دوران میں رابور، بالہ اور کبسہ گیا۔ اینکو نو دن رہا۔ اگنجہ اور بوندو مقامات کی مارکیٹوں میں تبلیغ کی۔ ایک دن کیلئے ماسیہ گیا۔ اور وہاں بھی مارکیٹ میں تبلیغ کی۔ مرد میا سے مضافات کی مارکیٹوں میں تبلیغ کیلئے جاتا رہا۔ معلم کو پڑھاتا رہا۔ احمدی احباب کے گھروں میں جا کر نماز کے اسباق دیئے۔ نماز کا ترجمہ ۱۰ صفحات پر جلوو زبان میں کیا۔ اور اس زبان کا مطالعہ کرتا رہا۔ ۲۱۵ میل لاری اور سائیکل پر سفر کیا۔ معلمین کی ماہانہ میٹنگ کروائی۔ اس ماہ بفضل خدا چھ بالغ افراد اور تین بچے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ!

۸۔ اخویم مولوی محمد منور صاحب کے رفیق کار اخویم سید ولی اللہ شاہ صاحب واقف زندگی تحریر فرماتے ہیں۔ ایام زیر رپورٹ میں نو دیہات کا دورہ کیا۔ ۷۰۱ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ۲۱۵ اشتہارات مختلف مقامات پر تقسیم کئے۔ ۳۰۶ میل کا سفر کیا۔ اس ماہ میں خصوصیت سے انڈین میں تبلیغ کی گئی۔ نرم اور سخت گفتگو ان سے ہوتی رہی بعض اوقات ناپسندیدہ الفاظ بھی سننے پڑے۔ مگر پیغام حق کا کام باوجود ان کی ناپسندیدگی کے جاری رہا۔ ایک مقام پر وہاں کے معلم کی مدد سے مسجد کی بنیاد بھی رکھی۔ کسیفو تک عیسائیوں سے تبادلہ خیالات کیا اور انہیں لٹریچر مطالعہ کیلئے دیا۔ خطبات میں عموماً اصلاح نفس اور احکام خداوندی کو درستی سے بجالانے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بعض بیماروں کی بیمار پرسی بھی کی اور بعض احمدی احباب سے بھی ملا۔ سست احباب کو ہوشیار کیا گیا۔

۹۔ دار التبلیغ جنجہ (یوگنڈا) سے خاکسار نور الحق عرض کرتا ہوں۔ ماہ اگست کے پہلے ہفتہ میں خاکسار نے تین مقامات کا دورہ کیا اور چودہ افراد کو ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ ان میں سے آٹھ عرب ہیں ان میں عربی رسالہ البشریٰ کے متعدد پرچے پڑھنے کو دئیے۔ ایک مسجد کے عرب امام نے کافی درشتی سے کام لیا لیکن خاکسار نے اس کی سخت کلامی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے محبت اور پیار سے اس کو شہزادہ امن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام سلامتی دیا۔ موضع [illegible] میں خاکسار پہلی مرتبہ گیا اور وہاں کے امام اور دوسرے مسلمان افریقنوں کو تبلیغ کی۔

دوسرے ہفتہ میں خاکسار جنجہ سے ۳۵ میل دور ایک [illegible] میں گیا۔ وہاں کے افریقن امام مسجد اور دس دوسرے افریقن مسلمانوں کو تبلیغ کی۔ جنجہ میں قیام گاہ پر ایک معزز افریقن بھائی ایک احمدی کے ہمراہ آئے۔ انہیں کافی دیر تبلیغ کی۔ اس ہفتہ میں خاکسار جنجہ جیل میں بھی گیا۔ وہاں قیدیوں میں قرآن کریم حدیث شریف اور کشتی نوح کا درس دیا۔

تیسرے ہفتہ میں خاکسار پھر بڑوبہ گیا۔ وہاں بیسن کے قریب افریقن مسلمانوں کو مفصل تبلیغ کی۔ بفضلہ تعالیٰ دورہ کامیاب رہا۔ اس ہفتہ ایک جگہ مگازی گیا۔ وہاں پاکستانی مسلمانوں کو تبلیغ کی۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

تحریکِ جدید کے مجاہدو!

دشمن اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔ آپ اپنا محاسبہ کرلیں اور دیکھ لیں کہ کیا آپ تحریک جدید کے تبلیغی جہاد میں جو وعدہ اپنی مرضی اور خوشی سے کر چکے ہیں اس کو آپ نے عملاً پورا کر لیا۔ اگر نہیں تو قبل اس کے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۹ء کا آخری دن آئے۔ آپ اپنا تحریک جدید کا وعدہ پورا کر چکے ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین

(وکیل المال تحریکِ جدید ربوہ)

موصی صاحبان کیلئے اعلان

حسب ذیل وصایا قاعدہ ۱۵/۵ الف کے ماتحت داخل دفتر کر دی گئیں ہیں۔ موصی صاحبان نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

محمد حسین صاحب ولد شیخ عبدالوہاب صاحب شنکر کوراڈلیہ ۱۰۲۸۵

بشیرن بی بی صاحبہ زوجہ محمد حسن صاحب شنکر کوراڈلیہ ۱۰۲۸۴

عائشہ بانو صاحبہ زوجہ خان صاحب نور محمد صاحب شنکر کوراڈلیہ ۱۰۲۸۳

جمیلاں بی بی صاحبہ زوجہ سکندر خان صاحب بنگال ۱۱۳۷۷

شاکرہ بی بی صاحبہ زوجہ ستار خاں صاحب بنگال ۱۱۳۵۷

فرقان علی صاحب بنگال ۹۷۵۸

وصیت کی اہمیت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی کے ایمان کے امتحان کا یہ موقع ہے کہ اگر وہ زیادہ قربانیاں نہیں کر سکتا تو وصیت والی قربانی کردے اور دشمن کو بتادے کہ قادیان سے نکلنے کو ہم ایک عارضی مصیبت سمجھتے ہیں ورنہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ مقام ہمارا ہے اور ہماری لاشیں وہیں دفن ہونگی" (الفضل ۲ جون ۱۹۴۹ء)

اللہ اللہ کتنا ایمان افروز حضور کا مندرجہ بالا اقتباس ہے۔ اسکے پڑھ لینے کے بعد کسی احمدی کو بھی بغیر وصیت کے نہیں رہنا چاہیئے۔ اللہ ہر احمدی کو اس میں کامیابی عطا فرمائے۔

(سیکرٹری وصیت ربوہ)

تنظیم اہل سنت کا اعتراف ناکامی

از محمد عبدالحق صاحب مجاہد گنج لاہور

ذیل میں مہتمم تنظیم اہل سنت کی اپنی تحریرات سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ تحریک تنظیم اہل سنت کے مقابلہ میں احمدیت کی تنظیم بہت مضبوط ہے۔ اور اس کے بالمقابل تحریک اہل سنت بالکل ناکام اور نامراد رہی ہے۔ مہتمم صاحب مرکز تنظیم اہل سنت نے "اخبار تیز گام" کے عنوان سے ایک مضمون ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء کے زمزم میں شائع کیا تھا جس میں مہتمم صاحب لکھتے ہیں۔

"قادیانی مرزائی الفضل لکھتا ہے"

۲۷ دسمبر ۱۹۴۴ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور (مرزا محمود احمد مرکز) نے فرمایا۔ اس سال دو نئے کام شروع کئے گئے ہیں۔ ایک تعلیم الاسلام کالج اور ایک فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ کالج کے ذریعہ سے اسلام کا ڈیفنس مضبوط کیا جانا مقصود ہے۔ اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں دیگر مذاہب کے عقائد کے خلاف جارحانہ کارروائی کا سامان مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ کالج کے لئے میں نے دو لاکھ کی تحریک تھی۔ مگر ابھی تک ایک لاکھ ۷۵ ہزار کے وعدے آئے ہیں۔

(زمزم ۵ جنوری ۱۹۴۵ء صک کالم اول)

اس تحریر کے بعد جماعت احمدیہ کی تجارتی تنظیم اراضی سندھ۔ بعض نئے مشن تحریک مساجد دیہاتی مبلغین کے ذکر کے بعد اپنی ناکامی کا یوں اعتراف کیا گیا ہے۔ لکھا ہے۔

"نیند کے متوالے مسلمان! دیکھ آنکھیں کھول کر دیکھ! سن اور کان کھول کر سن عقائد اسلام کے خلاف (عقائد اسلام کے خلاف نہیں یہ آپ کی بددیانتی ہے اصل میں غیر مذاہب کے عقائد کے خلاف مجاہد) جارحانہ کارروائی کے لئے قادیان میں ایک مستقل ادارہ کھڑا کر دیا گیا ہے۔ اب یہ ادارہ انشاء اللہ عنقریب جماعت احمدیہ کے نئے عارضی مرکز ربوہ میں منتقل ہو رہا ہے مجاہد) تمہارے اسلام کو محفوظ کرنے کے لئے تعلیم الاسلام کالج ابھی کھلا ہے (حق بر زبان جاری مجاہد) تمہارے ایمان کو بچانے کے لئے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام ابھی عمل میں آیا ہے۔ دس ہزار ایکڑ زمین ابھی خریدی گئی ہے بمبئی۔ کلکتہ۔ اور کراچی میں ابھی مشن قائم ہوئے ہیں۔ مدراس۔ پشاور اور کوئٹہ میں ابھی قائم ہونے والے ہیں۔ ملک کے سات مرکزی مقامات پر مساجد کی بنیادیں ابھی پختہ کی جا رہی ہیں . . . اور دو سو مشہور مبلغ تیار کرنے کی ابھی فکر ہے

فرزندان توحید سے صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ ان کے (یعنی احمدیت کے مجاہد) مقابلہ میں کیوں شل ہو جاتے ہو۔ کیا بمبئی۔ کلکتہ۔ کراچی پشاور۔ دہلی۔ کوئٹہ لاہور میں ہر جگہ نہ سہی سارے ملک میں ایک بھی تبلیغی مرکز ہے۔ کیا تمہارا کہیں بھی کوئی ادارہ ہے۔ دو سو نہ سہی ایک بھی مستقل مبلغ ہے۔ بیس ہزار بیگھے اراضی نہ سہی ایک بیگھہ بھی اراضی ہے دس لاکھ نہ سہی ایک لاکھ نہ سہی ایک ہزار آپ نے کبھی کسی تبلیغی بیت المال کو دیا اگر نہیں اور بالکل نہیں تو سے

تو ہجر کی رات کاٹنے والو!
کیا کرو گے اگر سحر نہ ہوئی

بھائیو اب بھی جاگو۔ اٹھو! کیا ہم امید رکھیں کہ حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی یا حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری یا اس پایہ کے کسی دوسرے بزرگ کو مرکز تنظیم اہل سنت کے دفتر میں بیٹھ کر محمود کے مقابلہ کر تمام دنیا میں کام کرتا دیکھیں ہمارے بزرگ ہمیں اس تلخ نوائی پر معاف فرمائیں گے کہ قادیان میں بیٹھ کر مصلح موعود" ایشیا۔ افریقہ۔ یورپ۔ امریکہ اور تمام دنیا پر اپنی روحانی حکومت اور دینی خلافت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ مگر اسکے مقابلہ میں . . . . سید عطاء اللہ شاہ صاحب ایک امرتسر کو پورے طور پر نہیں سنبھال سکتے اور شیرانوالہ میں بیٹھ کر مولانا احمد علی شیرانوالہ دروازہ کو منظم نہیں کر سکتے۔ اسے ہم مسلمانوں کی بدقسمتی سے تعبیر نہ کریں تو اور کیا کریں؟!

(زمزم لاہور ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء)

مہتمم مرکز تنظیم اہل سنت کا ایک ایک لفظ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ احمدیت کے مقابلہ میں دس کروڑ مسلمانوں کی نام نہاد نمائندگی کا دعوےٰ کرنے والے

دشمنان احمدیت بہت بری طرح شکست کھا چکے ہیں اور ان کے بالمقابل جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے روز بروز دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور انشاء اللہ کرتی چلی جائے گی

تنظیم اہل سنت کی ناکامی اور نامرادی کا رونا یہاں تک ہی ختم نہیں ہو جاتا بلکہ آگے چل کر احمدیت کی تنظیم اور اپنی ناکامی کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے

"ایک ہم ہیں کہ ہماری کوئی بھی تنظیم نہیں اور ایک وہ ہیں کہ جن کی تنظیم در تنظیم تنظیمیں ہیں ایک ہم ہیں کہ ادارہ منتشر اور پریشان ہیں ایک وہ ہیں کہ حلقہ در حلقہ محدود محصور اور مضبوط تنظیم ہیں ایک حلقہ احمدیت اس میں چھوٹا بڑا بچہ بوڑھا مرد و زن مرکوز و مجتمع ہے۔ مگر تنظیم کی ضرورت اور برکات علم و احساس ملاحظہ ہو کہ اس جامع و مانع تنظیم پر بس نہیں۔ اس وسیع حلقہ کے اندر متعدد چھوٹے چھوٹے حلقے اور بنا کر ہر ہر فرد کو اس طرح جکڑ دیا گیا ہے کہ ہل نہ سکے۔ عورتوں کے لئے مستقل جماعت لجنہ اماء اللہ ہے اس کا مستقل نظام ہے۔ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر اس کا جداگانہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ نوجوانوں کا جداگانہ نظام ہے۔ پندرہ تا چالیس سال کے ہر فرد جماعت کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ چالیس سال سے اوپر والوں کا ایک اور حلقہ ہے انصار اللہ جس میں چوہدری سر ظفر اللہ خاں تک شامل ہیں"

(زمزم لاہور ۲۳ جنوری ۱۹۴۵ء کالم ۵)

یہ تھا احمدیت کی تنظیم کا ذکر اب اپنی نوبت و رسوائی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"ہمیں ان واقعات و حالات میں مسلمانوں سے صرف اس قدر دریافت کرنا ہے کہ کیا ابھی تمہارے جاگنے اٹھنے اور منظم ہونے کا وقت نہیں آیا۔ بلکہ کیا تم نے ان متعدد دھوکوں کے مقابلہ میں کوئی ایک بھی مورچہ لگایا؟ حریف نے عورتوں تک کو میدان جہاد میں لا کھڑا کیا...... مگر تم بتلاؤ آخر کب تک سوئے رہو گے۔ افسوس اور یاد رکھو! اگر آج تک تنظیم اہل سنت میں شامل نہ ہوئے تو کل تمہیں انصار اللہ یا تمہاری آل اولاد کو لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ میں منظم ہونا پڑے گا

عبرت! عبرت!! عبرت!!!"

آگے چل کر اپنی بے بسی کا رونا اس طرح رویا گیا ہے۔

"ادھر مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ تبلیغی مرکز تو ساری دنیا میں کجا ہی نہیں دوسرے کسی خالص اسلامی ادارے میں بھی کوئی بڑا آدمی نہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا مہتمم حضرت مولانا محمد طیب صاحب سفیر افغانستان کی صبر آزما صعوبتیں برداشت کر کے مشاہرات و جبات سے سبکدوش ہوتا ہے تو فدائے ملت چوہدری افضل حق مرحوم گھر کے زیور بیچ کر دفتر کا کرایہ ادا کرتا ہے ...... میرے نزدیک ہماری ذلت و رسوائی اور میدان کشاکش میں شکست و پسپائی کا ایک بڑا سبب یہی غلط معیار شرافت ہے"

(زمزم ۲۳ جنوری ۱۹۴۵ء کالم ۵)

دشمن کی اپنی تحریروں سے ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خدا کے فضل سے جتنی تحریکیں احمدیت کے مقابل پر کھڑی ہوئی ہیں وہ سب ناکام اور نامراد رہی ہیں اور انشاء اللہ رہیں گی ایک ہی تحریک ہے جو دین پر غالب آئے گی اور وہ تحریک احمدیت ہے۔ کاش کہ صاحب بصیرت تحریک احمدیت کا مطالعہ فرما دیں۔

تعمیر مسجد ربوہ میں حصہ لیجئے

آپ کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تعمیر مسجد ربوہ کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی تھی۔ اس کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ دسمبر ہے۔ اپنے وعدے کی ادائیگی کی طرف جلد متوجہ ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ مطلوبہ رقم پوری ہو جائے اور آپ کا حصہ اس مسجد مبارک میں شامل نہ ہو سکے۔ جو نئے مرکز میں پہلی مسجد ہے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ امۃ اللہ دو تین روز سے بوجہ بخار و پیچش بیمار ہے۔ احباب عزیزہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(رسیدہ بیگم۔ لاہور)

پاکستان میں پرانی دستکاریوں کا احیاء

پاکستان کی بنیادی وحدت پر مسٹر رحمت اللہ کا اظہار خیال

(کٹر گارڈن کے قلم سے)

لنڈن میں سمندر پار مہمانوں کے سرکاری ہوٹل میں بیگم اقبال حسین ملک۔ بیگم رضیہ نذیر احمد اور پاکستان کے انسپکٹر جنرل پولیس کی بیگم مسز اے ڈبلیو پیرا ایڈ نے نیویارک جاتے ہوئے کچھ عرصے کے لئے قیام کیا۔ بیگم اقبال اور بیگم رضیہ نیویارک میں عورتوں کے بین الاقوامی اجتماع میں پاکستان کی نمائندگی کریں گی اور مسز پیرا ایڈ سیکرٹری اور مشیر کی حیثیت سے ان کے ساتھ رہیں گی۔

اس اجتماع کا مقصد یہ ہے کہ آرٹ، تعلیم، ثقافت اور سماجی بہبود کے دائرہ میں مختلف قوموں کی خواتین کی سرگرمیوں کی ایک جامع تصویر پیش کی جائے۔ جب میں نے ہوٹل میں ان سے ملاقات کی تو بیگم ملک نے بتایا کہ۔ وفد آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن کی طرف سے اس مقصد کے لئے نیویارک جا رہا ہے کہ اس اجتماع میں ایک ایسا سٹال نصب کیا جائے جس میں پاکستانی مصوری کے شاہکار اور گھریلو صنعتوں کی چیزوں کی نمائش ہو۔ اس سلسلے میں وہ مشرقی پاکستان کی دستکاریوں کے نمونے۔ مشرقی پاکستان میں بنی ہوئی چند چیزیں۔ مغربی پنجاب کی پیتل کی اشیاء اور کشیدہ کاری کے نمونے۔ سرحد کے سلمے اور تلہ کا کام۔ سندھ کے شیشے کی نقاشی کے نمونے لے جا رہی ہیں۔ زیادہ تر کام مہاجرین ہی نے کیا ہے۔

پرانی دستکاریوں کا احیاء

آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن اور پاکستان کی گھریلو دستکاریوں کی ایسوسی ایشن کے مقاصد برطانیہ میں نسوانی اداروں کی قومی فیڈریشن سے ملتے جلتے ہیں۔ گھریلو دستکاریوں کی ایسوسی ایشن۔ ویمنز ایسوسی ایشن سے ملحق ہے۔ بیگم ملک نے مجھے بتایا کہ اگرچہ نیویارک جاتے ہوئے لنڈن میں مختصر سے قیام کے دوران میں ملاقاتوں کے لئے انہیں فرصت حاصل نہیں لیکن واپسی پر وہ ضرور اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے برطانیہ کے نسوانی اداروں کی سرگرمیوں کا مطالعہ کریں گی۔ چونکہ پاکستان کی گھریلو دستکاریوں کی ایسوسی ایشن کا مقصد یہی ہے کہ پرانی دستکاریوں کا احیاء کیا جائے۔ اس لئے بیگم ملک نے اس بات سے بہت دلچسپی ظاہر کی کہ برطانوی عورتوں نے بھی اس قسم کی تحریک شروع کر رکھی ہے مثلاً کینٹ میں تین سال پہلے ۸۲ سالہ عمر کی خاتون مس میری سمرویل نے کاتنے اور بننے کی ایک کلب قائم کی جو اس سال موسم سرما میں اپنے ممبروں کے تمام کپڑے خود بنائے گی یہ کام نسوانی ادارے کی بااثر خاتونوں نے شروع کر رکھا ہے

بیگم ملک نے کہا میں ضرور واپسی پر ان اداروں کا کام دیکھوں گی۔

ملکہ میری کی رجمنٹ

جب بلوچ رجمنٹ کی نمبر ۲ بٹالین کے افسر کمانڈنگ لفٹیننٹ کرنل اے حمید برطانیہ میں مزید تربیت حاصل کرنے کے لئے پاکستان سے روانہ ہونے لگے تو انہیں بٹالین کے افسروں اور دوسرے عہدہ داروں نے کہا تھا کہ وہ رجمنٹ کی کرنل ان چیف ملکہ میری کو ان کی طرف سے سلام پہنچائیں۔ ملکہ میری سالہا سال سے اس رجمنٹ سے وابستہ ہیں۔ ابھی آپ ویلز کی شہزادی تھیں کہ آپ اس عہدہ پر مقرر ہوئیں اور اس وقت سے اس رجمنٹ کو ملکہ میری کی اپنی رجمنٹ کہا جاتا ہے۔

۳۱ اکتوبر کو کرنل حمید خاں اور علیری بٹالین کے کرنل آر بختیاری سٹوارٹ کو مارلبرو ہاؤس میں ملکہ میری کی بارگاہ میں باریابی کا شرف حاصل ہوا۔ یہ ملاقات پچیس منٹ تک جاری رہی۔ ملکہ میری نے بٹالین کے تازہ حالات دریافت کئے جو آجکل لاہور میں مقیم ہے اور اس وقت کا ذکر کیا جب دہلی دربار کے موقع پر ۱۹۱۱ء میں انہوں نے رجمنٹ کا معائنہ کیا تھا ملکہ معظمہ نے کرنل حمید سے کہا کہ جب آپ پاکستان جائیں تو بٹالین کو بھی میری نیک دعائیں پہنچا دیجئے اس انٹرویو پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کرنل حمید خاں نے مجھے بتایا یہ بڑی اچھی بات ہے کہ رجمنٹ کی روایات کو برقرار رکھا جائے۔

کورس مکمل کرنے کے بعد کرنل حمید جلد اپنے وطن کو لوٹ جائیں گے۔ حال ہی میں آپ جرمنی گئے اور وہاں برطانوی فوج کی مشقی نقل و حرکت دیکھی۔ آپ کے ساتھ کرنل الطاف قادر بھی تھے جو بارھویں فرنٹیئر فورس سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور امریکہ سے پاکستان کو جا رہے تھے۔

نواب مظفر خاں کو خراج تحسین

۲۸ اکتوبر کو لنڈن کے نوسنگ ہوم میں پنجاب کے ایک ممتاز اسلامی خاندان کے فرد نواب مظفر خاں انتقال کر گئے ان پر ٹائمز نے ایک نوٹ لکھا جس میں لکھا کہ انتخابی مشینری قائم کی گئی تو صوبہ سرحد میں نمائندہ اداروں کے قیام کے لئے آپ کو خاص طور پر منتخب کیا گیا۔ جو لوگ خود اپنے نمونے کی ایک واضح جمہوریت سے متمتع ہو رہے تھے۔ ان میں مغربی جمہوری عمل کے طریقے جاری کرنے میں نواب صاحب سے بہتر کوئی شخص نہ تھا آخر میں لکھا گیا۔ نواب مظفر خاں کی شخصیت احترام

سے کہیں زیادہ جذبات کی محرک ہوتی تھی ان میں ایک گہرائی موجود تھی جو انہیں مسلمانوں، ہندوؤں اور انگریزوں سب کا محبوب بنا دیتی تھی۔ ظاہری طور پر وہ اسلامی روایات کے علمبردار ایک شریف بزرگ تھے۔ آداب کے قائل اور اصول کے پکے تھے ان میں تمکنت اور وقار موجود تھا۔ لیکن ان تک سب کی پہنچ تھی۔

بی بی سی کی بنگالی سروس

پاکستان کے لئے بنگالی پروگرام کے اجراء پر بی۔ بی سی کو جو مبارکباد کے پیغامات ملے۔ ان میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ کا پیغام ۲ نومبر کیلئے پروگرام کے ابتدائی نشریہ میں شامل کیا گیا۔ موصوف نے پہلے بی بی سی کے اردو پروگرام کا ذکر کیا اور پھر کہا۔ اب مشرقی پاکستان کے لئے بنگالی پروگرام کا اجراء ایک مناسب قدم ہے اور بی۔ بی۔ سی اس فیصلے پر ہماری مبارکباد کا مستحق ہے۔ پاکستان کیلئے اردو اور بنگالی دونوں زبانوں میں پروگرام نشر کرنے کا فیصلہ پاکستان کی بنیادی وحدت کا مظہر ہے۔ اس بات کی کوئی وجہ نہیں کہ دونوں زبانوں میں پروگرام نشر کرنے سے برطانیہ اور پاکستان کے عوام کے درمیان بہتر مفاہمت پیدا کیوں نہ امداد ملے۔

مشرقی بنگال کی عورتوں کے نام ایک پیغام میں ہز ایکسیلنسی گورنر مشرقی بنگال کی بیگم لیڈی بورن نے کہا۔ دنیا بھر میں عورتوں کو کئی ایسے دھندے کرنے پڑتے ہیں جو سب میں مشترک ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ مردوں کی طرح عورتیں بھی مختلف ممالک کی قوموں کے درمیان ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ کیونکہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ امن اور رفاقت کے جذبے کے ساتھ رہنا سہنا اسی طرح ہو سکتا ہے کہ باہمی مفاہمت اور گہری ہمدردی پیدا ہو۔

(بقیہ صفحہ چار)

اس ماہ کے آخری ہفتہ میں دو پاکستانی مسلمان قیام گاہ پر ملے۔ انہیں تبلیغ کی اور لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ جنجہ سے دس میل کے فاصلہ پر عدیداسامدسنکوت ... گیا وہاں افریقن احمدیوں سے ملا۔ دو افراد کو مفصل تبلیغ کی۔ جنجہ میں ایک اثنا عشری تعلیم یافتہ دوست کو تبلیغ کی۔ قیام گاہ پر ایک غیر احمدی افریقن آئے۔ انہیں تبلیغ کی۔ نمو نجو ئی میں ایک افریقن احمدی بھائی بیمار تھے ان کی اور ان کی والدہ کی تیمارداری کیلئے گیا۔ اخویم حاجی ابراہیم صاحب دو دفعہ جنجہ پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ انہیں تفسیر قرآن کریم پڑھائی اور مختلف مضامین پر نوٹ لکھوائے۔

رپورٹ کے خاتمہ پر محترم آقا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت سے اپنے مشن کی کامیابی اور ترقی کیلئے درخواست دعا کرتا ہوں۔

بچوں کے فالج کا علاج

لنڈن ۱۸ نومبر ایک نباض اور ایک ڈاکٹر نے اپنے فاضل اوقات میں کام کر کے جو انکشافات کئے ہیں ان سے غالباً بچوں پر فالج کے دورہ کا علاج ممکن ہو جائے گا۔ اخبار ڈیلی ایکسپریس کا سائنسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ برطانیہ کی طبی ریسرچ کونسل کی مدد کے ساتھ ڈاکٹر مذکور بریگیڈیئر جارج مارشل فنڈلے نے دو سال قبل یہ ریسرچ شروع کی کہ بیماری اعصاب پر کس طرح غالب آجاتی ہے اس نے اپنے نمونے فریڈرک گرگس نامی نباض کے پاس روانہ کئے جو اپنے گھر کی لیبارٹری میں خوردبین سے ریسرچ کرتا تھا انہوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ جراثیم علامات ظاہر ہونے سے قبل خلیات کو کافی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور بعض چیزوں کے انجکشن سے اس نقصان کو روکا جا سکتا ہے۔

مالی حیثیت سے ایشیا کا مستحکم ترین ملک

رنگون کے ہفتہ وار اخبار کا پاکستان کو خراج تحسین

رنگون سے ایک ہفتہ وار اخبار برما ٹریبیون نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں پونڈ اسٹرلنگ کی قیمت میں کمی اور دنیا کی اقتصادی حالت پر اسکے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر اطمینان ظاہر کیا ہے کہ ہمارے پڑوس میں ایک نئی مملکت نے جسے قائم ہوئے ابھی دو ہی برس ہوئے ہیں اپنے روپیہ کی قیمت کم کرنے سے انکار کر دیا۔

برما ٹریبیون لکھتا ہے کہ اپنے روپیہ کی قیمت کم نہ کرنے کے متعلق حکومت پاکستان کا فیصلہ اسکے پڑوسی ممالک کے سکوں کی قیمتیں کم ہونے کے پس منظر میں ایک امید افزا اقدام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آج پاکستان تجارتی اور مالی حیثیت سے تمام ایشیا میں سب سے زیادہ مستحکم اور پائیدار ملک ہے۔

تمام دنیا خصوصاً ڈالر کے علاقہ کے ساتھ موافق توازن تجارت ہونے کی وجہ سے مستقبل قریب میں پاکستان کی خوشگوار مالی حالت کے بدلنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اور امید ہے کہ متعدد علاقوں کے رشک وحسد کے باوجود پاکستان اپنے اس فیصلہ پر قائم رہ سکے اس کا ایک واضح نتیجہ یہ ہے کہ اب پاکستان مشکل الحصول زر کا ملک بن گیا ہے۔ اور چاروں طرف سہل الحصول زر کے ممالک ہونے کی وجہ سے وہ خاص طور سے فائدہ میں ہے۔ پاکستان رقبہ یا آبادی کے لحاظ سے کوئی بہت بڑا ملک نہیں ہے۔ رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے بہت سے ممالک اس سے بڑے ہیں لیکن اپنی مضبوط اور مستحکم اقتصادی اور تجارتی حالت کی وجہ سے جو طاقت وقوت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے پاکستان بجا طور پر ایک ممتاز مملکت ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد ایشیا میں طاقت کا زبردست خلا پیدا ہو گیا تھا۔ برما۔ ہندوستان اور لنکا میں برطانیہ اپنے اقتدار سے دستبردار ہو چکا ہے اور جاپان جو ایشیا میں سب سے بڑی فوجی طاقت تھا۔ اس جنگ میں شکست کھانے کے بعد اب تک پوری طرح پنپ نہیں سکا۔ چین خانہ جنگی کی وجہ سے برباد ہے اور کمیونسٹ چین کے مستقبل کے متعلق پیشگوئی کرنا ابھی مشکل ہے۔ ان واقعات کے پس منظر میں پاکستان رفتہ رفتہ لیکن یقینی طور پر ایک مضبوط اور مستحکم طاقت بنتا جا رہا ہے اس میں خام اشیاء کی افراط ہے اور مشینوں اور دیگر ضروری سامان کی بڑھتی ہوئی درآمد سے جس کا اپنے سکہ کی قیمت کم نہ کرنے کی وجہ سے ڈالر کے علاقوں سے حاصل کرنا اس کے لئے آسان ہے وہ مستقبل قریب میں ایک عظیم صنعتی طاقت بن جائے گا۔ (اے پی)

"اس نے پیشگوئی کرنا غلط نہ ہوگا کہ ایشیا میں جاپان کی وجہ سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ آئندہ نسل میں پاکستان پورا کر سکے گا۔"

آج صرف احمدیت ہی کے ذریعہ تبلیغ اسلام کامیاب ہو سکتی ہے

مجاہدینِ احمدیت تاریخ اسلام کے معجزانہ واقعات کی زندہ مثال ہیں

"تبلیغ اسلام کی راہ میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ آج اسلام پر عمل کہاں ہو رہا ہے۔ بالفاظ دیگر ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم قابل عمل نہیں ہے۔ اس سوال کا معقول جواب پاکستان دے سکتا ہے جو اسلام کے نام پر اور اسلامی اصولوں کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے قائم کیا گیا ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں کا سب سے زیادہ فرض ہے کہ وہ اسلامی احکام پر عمل کریں۔ اگر یہاں اسلام پر عمل شروع ہو جائے۔ تو یقین جانئے کہ یہ مخالفین اسلام کے سب سے بڑے اعتراض کا ایک مسکت اور ناقابل تردید جواب ہوگا۔"

یہ ہیں وہ الفاظ جو مجاہد احمدیت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمائے۔ یہ تقریر آپ نے ایک دعوت طعام کے موقعہ پر فرمائی۔ جو فضل عمر ہوسٹل یونین نے تعلیم الاسلام کالج ہال میں آپ کے اعزاز میں دی تھی۔ دعوت میں کالج کے پرنسپل صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل مبلغ اسلام مغربی افریقہ۔ پروفیسر صاحبان اور بعض دیگر معززین نے بھی شرکت کی۔

کھانے سے فارغ ہو کر پرنسپل صاحب کی صدارت میں کارروائی شروع ہوئی۔ محمد احمد صاحب حیدر آبادی نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور مبارک مصلح الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم پڑھی۔ جس کے بعد محمد اسلم صاحب باجوہ نے یونین کی گزشتہ میٹنگ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور پھر رشید احمد صاحب قیصرانی عہدیدار یونین نے طلباء کی طرف سے مجاہدین کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کیا۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل کی طرف سے یونین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا مبلغین کو جو مبارکباد پیش کی گئی ہے۔ اسکے حقیقی مستحق ہمارے آقا اور امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ جن کی کوششوں اور تربیت نے ہمیں تبلیغ کرنے کے قابل بنایا۔ پھر جماعت احمدیہ کا ہر وہ فرد اس مبارکباد میں شامل ہے۔ جو اپنی مالی اور جانی قربانیوں اور دعاؤں کے ساتھ مبلغین کی مدد کرتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہماری طرح جماعت کا ہر فرد تیار بیٹھا ہے۔ کہ کب اس کا آقا اسے حکم دے۔ اور وہ تبلیغی جہاد میں کود پڑے۔

آپ نے جماعت احمدیہ کے جذبۂ ایثار کی مثال دیتے ہوئے مسجد احمدیہ لنڈن کی تعمیر کا ذکر کیا۔ جس کے اخراجات میں احمدی خواتین نے اپنے زیور بیچ بیچ کر حصہ لیا تھا اور پھر فرمایا۔ ویسے تو مسلمانوں میں کئی بادشاہ نواب اور کروڑپتی موجود ہیں۔ لیکن وہ باوجود کوشش کے آج تک لنڈن میں کیوں مسجد تعمیر نہ کر سکے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے قلوب میں وہ خلوص موجود نہیں ہے جو اللہ تعالے نے ہمیں عطا فرمایا ہے

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اس وقت جماعت احمدیہ کے کم و بیش ۴۶ تبلیغی مشن دنیا کے مختلف ممالک میں انتہائی مشکلات کے درمیان تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ سب سے بڑی مشکل ہماری تبلیغ میں لوگوں کا یہ سوال ہے۔ کہ اگر واقعی اسلام کی تعلیم قابل عمل ہے۔ تو دنیا کا کوئی ایسا خطہ دکھاؤ جہاں اسلام پر عمل ہو رہا ہے۔ اور یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ ہم کوئی ایسا خطہ نہیں دکھا سکتے

آپ نے فرمایا اس روک کو دور کرنا اہل پاکستان کے ذمہ ہے جنہوں نے اسلام کے نام پر اور اسلامی اصولوں پر آزادی سے عمل کرنے کے لئے اپنی حکومت قائم کی ہے۔ اگر یہاں کے مسلمان آج سے یہ تہیہ کر لیں۔ کہ ہم نے برضا و رغبت اسلامی اصولوں پر عمل کر کے یہ ثابت کر دینا ہے۔ کہ اسلامی اصول بہترین طور پر دنیا کی مشکلات کو حل کر سکتے ہیں تو یقیناً یہ چیز دشمنان اسلام کے اس اعتراض کو باطل کر دیگی۔ کہ اسلام قابل عمل نہیں ہے۔ اور پاکستان اسلام کی برتری کی زندہ مثال ہوگا۔ جسے ہم دنیا کے سامنے فخر کے ساتھ پیش کر سکیں گے۔

آخر میں آپ نے فرمایا بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ممالک غیر میں تبلیغ اسلام کرتے ہوئے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کا نام پیش نہیں کرتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کامیاب ہی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ہم آپ کے وجود کو پیش نہ کریں۔ آپ کا وجود صداقت اسلام کی زندہ دلیل ہے۔ لوگ گزرے ہوئے معجزات سے متاثر نہیں ہوتے۔ وہ زندہ نشانات دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور یہ نشانات صرف جماعت احمدیہ ہی پیش کر سکتی ہے۔

بالآخر صاحب صدر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم اسلامی تاریخ کے واقعات پڑھتے تھے اور حیران ہوتے تھے کہ کس طرح مٹھی بھر مسلمان ہزاروں پر غالب آجایا کرتے تھے۔ آج تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ اور احمدیت کے مجاہدین اپنی بے سروسامانی اور ناتجربہ کاری کے باوجود عیسائیت کے کروڑوں روپے وسیع ساز و سامان اور ہزاروں پادریوں کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ گویا ہمارے مجاہدین تاریخ اسلام کے معجزانہ واقعات کی ایک زندہ مثال دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ دعا پر مجلس برخاست ہوئی۔

(سٹاف رپورٹر)

مسئلہ کشمیر پر آئندہ سال بحث ہوگی

لنڈن ۱۸ نومبر۔ یہاں اقوام متحدہ کے حلقوں کا خیال ہے۔ کہ مجلس تحفظ کے آئندہ سال تک مسئلہ کشمیر پر غور نہ کرنے کا امکان ہے پہلے یہ توقع تھی کہ مجلس اوائل دسمبر میں اقوام متحدہ کے کمیشن کی رپورٹ پر غور کرے گی جب کہ یہاں اس اطلاع پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔ ایک خیال یہ ہے کہ بہت ممکن ہے کہ پنڈت نہرو نے امریکہ اور لنڈن میں گفتگو کرنے کے بعد مسئلہ کشمیر کے بعض پہلوؤں پر اپنے ساتھیوں سے صلاح و مشورہ کرنے کے لئے کچھ اور مہلت حاصل کرنے کی .....

.... خواہش ظاہر کی ہو (اسٹار)

سنکیانگ کے جنرل کل وزارت خارجہ کے دفتر جائیں گے۔ (اسٹار)

صدر ٹرومین کے نام دلائی لامہ کا خط!

لنڈن ۱۸ نومبر۔ پندرہ سالہ دلائی لامہ نے ہاتھ سے لکھا ہوا ایک خط صدر ٹرومین کے نام ارسال کیا ہے۔ جس میں "عوام کے درمیان جھگڑوں کی وجہ سے دنیا کی حالت پر اظہار و افسوس کیا گیا ہے۔ یہ خط ایک جرمی دستاویز پر بیضوی قلم سے لکھا گیا ہے۔ (اسٹار)

لیبیا کے کمشنر کے لئے ایرانی نمائندہ کا پیغام

لیک سکسیس ۱۸ نومبر۔ اسٹار کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ اقوام متحدہ میں ایرانی وفد کے لیڈر اور لیک سکسیس میں ایران کے مستقل نمائندے نصر اللہ انتظام جو ایڈہاک سیاسی کمیٹی کے صدر بھی ہیں۔ یہاں کے بعض حلقوں میں لیبیا میں اقوام متحدہ کا کمشنر مقرر کئے جانے کے سلسلے میں لیا جا رہا ہے لیبیا کے کمشنر کے عہدے کے لئے جو افراد امیدوار ہیں ان میں نصر اللہ انتظام بھی شامل ہیں۔ ان کی تقرری کا کہ لیبیا اور عربی ممالک دونوں خیر مقدم کریں گے۔

چین کے مسلم صوبہ سنکیانگ کے تین جنرل کراچی میں!

کراچی ۱۷ نومبر۔ چین کے جنوب مغربی مسلم صوبہ سنکیانگ کی عوامی حکومت میں شمولیت کا سبب صوبائی گورنر برہان اور کمانڈر انچیف ٹاؤسی تاگو کی عوام سے غداری بتایا گیا ہے۔ اس کا انکشاف آج رات یہاں سنکیانگ کے تین کمانڈروں جنرل ما جنرل لو اور جنرل واہ نے کیا۔ یہ تینوں جنرل اس وقت کراچی آئے ہوئے ہیں۔ اور چین کی قوم پرست حکومت کو اپنے صوبہ کی صورت حال سے مطلع کرنے فارموسا اور چیکنگ جا رہے ہیں۔

جنرلوں نے اسٹار کو بتایا کہ اس مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے جو کانفرنس منعقد کی گئی تھی۔ اس میں انہیں کمانڈر انچیف کی کمیونسٹوں سے مل جانے کی خواہش کی جھلک نظر آئی۔ انہوں نے کہا کہ "چونکہ ہم کمیونسٹ حکومت سے کسی قسم کا تعلق رکھنے کے مخالف تھے اس لئے ہم نے یہ پرخطر سفر طے کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن جب ہم پہاڑی راستے طے کر ہی رہے تھے۔ کمانڈر انچیف نے گورنر برہان وجہ ایک ترکی مسلمان تھے، کی مدد سے کمیونسٹوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے کا اعلان کر دیا" جرنیلوں نے مزید بتایا کہ سنکیانگ کی ۹۰ فی صدی آبادی جس کی اکثریت مسلمان ہے کمیونسٹ نظریات کے مخالف ہے۔ انہوں نے بتایا کہ فوج کی اکثریت بھی کمیونسٹ عقیدہ کی موافق نہیں ہے۔

جب ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا کمیونسٹ مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ چونکہ انہوں نے ماؤزے تنگ کی فوج کے سنکیانگ میں داخلے سے قبل ہی اپنا سفر شروع کر دیا تھا۔ اس لئے وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن انہوں نے مزید کہا ہمیں یقین ہے کہ وہاں مظالم ہو رہے ہوں گے۔ جب ان سے یہ دریافت کیا گیا کہ آیا انہیں اس سلسلہ میں کچھ معلوم ہے یا نہیں کہ کمیونسٹ سنکیانگ کے راستہ سے تبت پر حملہ کرنے کی اسکیم بنا رہے ہیں۔ تو جنرلوں نے کہا۔ کہ انہیں اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے۔

آخر میں جنرلوں نے پاکستانی باشندوں کا عموماً اور کاشغر میں پاکستان کے قونصل جنرل اور گلگت اور پشاور کے حکام کا بالخصوص شکریہ ادا کیا کیونکہ انہوں نے ان کے ساتھ بہت مہربانی اور اخلاق کا برتاؤ کیا تھا۔ (اسٹار)